

وحرّم على الأرض أن تاكل اجساد الانبياء
وشانهم ارفع في الأرض و السماء

هو حيى في قبره كحياة الانبياء
حياتهم اعلى واكمل من الشهداء

حَمْدُكَ

علمائے دین کی نظر میں

شیخ المشائخ
خواجہ خواجگان
حضرت مولانا
مُحَمَّد حَاجِي

خلیفہٴ عجاز

(حضرت مولانا) مُحِبُّ اللّٰهِ عَفِیْ

خادم

مَدْرَسَةُ عَرَبِيَّةٍ سِرَاجِيَّةٍ سَعْدِيَّةٍ

نزد کمشنری لورالائی بلوچستان (پاکستان)

فون: 0824-411082 موبائل: 0333-3807299 0302-3807299

WWW.MUHIBULLAH.COM

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلَاةِ وَارْسَالِ السَّلَامَاتِ وَالْمَحَنَاتِ فَقَبْرًا بَوَّالًا لِحَبْلِ خَانَ نُحْمَدَ عَفَى عَنْهُ



سب عالم خالص

مردی - السلام علیک ورحمتہ اللہ وبرکاتہ
 قرون اولیٰ حضرات صاحب کرام رضوان اللہ تعالیٰ
 علیہم اجمعین سے بکثرت جنک جمیع علماء کرام کا
 اجماعی طور پر صحت الیقین صلی اللہ علیہ وسلم کے
 متعلق جو عقیدہ ہے - وہ یہ ہے - کہ حضرت
 اقدس بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور نبیاء
 علیہم الصلوٰۃ والسلام وفات کے بعد اپنی اپنی
 قرون میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدس
 بعینہ محفوظ ہیں - اور جب عنقریب کیا کہ
 عالم برزخ میں انکوصیات حاصل ہوں گے - امد حیات
 دنیوی کے حائل ہیں - عرف یہ ہے - کہ اقسام بشریہ
 کے وہ مکلف نہیں ہیں - روضہ اقدس پر جو
 درود شریف پڑھے - وہ بلاد و سلطنتیں ہیں - اور سلام
 کا جواب دیتے ہیں - حضرات دیوبند کا بھی یہی عقیدہ
 ہے - اب جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے - جو شخص
 نے صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلم نہیں کیا ہے - تو اسے اللہ تعالیٰ
 دین تو سیریں میں کرے - اور آپ کو دیوبندی محسن کہتے ہیں کہ ان کے ہمین
 تو سمجھ نہیں آتی - ابتدا کا کرم سب کو ضرور تسلیم ہے اور اس میں
 یا بعد بنا کر اختلافات صیب فرما دے - حنفی خارج کو عفو عنہ - خلافت اور

بسم الله الرحمن الرحيم

فتنہ ممتی جو اپنے آپ کو مرکزی اشاعت توحید و سنت یا اشاعت توحید و سنت کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کا منکر ہے (نعوذ باللہ) اور اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سماع کا بھی منکر ہے۔

عقیدہ حیات النبی ﷺ علمائے دیوبند کی نظر میں

- 1۔ جمیع علماء دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کا عقیدہ :
 "ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں" (المُہَنِّدُ علی المفند صفحہ 21)
- 2۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ:
 "آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں" (ہدایۃ الشیعہ صفحہ 44)
- 3۔ حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ:
 "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام بالیقین قبر میں زندہ ہیں" (ہدایۃ الشیعہ صفحہ 268)
- 4۔ محدث العصر حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ:
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کہ انبیاء کرام علیہم السلام زندہ ہوتے ہیں کا مطلب یہ نہیں کہ فقط ان کی ارواح زندہ ہیں بلکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام روح و بدن کے مجموعہ کے ساتھ زندہ ہیں۔
 (تحیۃ الاسلام صفحہ 36)
- 5۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ:
 "حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس عالم کا رزق دیا جاتا ہے اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نماز پڑھتے ہیں جو کہ صرف لذت حاصل کرنے کیلئے ہے"
 (نشر الطیب ماہ نامہ الحسن کا حکیم الامت نمبر صفحہ 407 دسمبر 1987)
- 6۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ:
 "اکابر علماء دیوبند وفات ظاہری کے بعد انبیاء علیہم السلام کی حیات جسمانی کے صرف قائل ہی نہیں بلکہ مثبت بھی ہیں اور بڑے زور و شور سے اس پر دلائل قائم کرتے ہیں" (نقش حیات جلد اول صفحہ 122)
- 7۔ رئیس المفسرین مولانا حسین علی واں پھر اں رحمۃ اللہ علیہ:
 "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے میری قبر کے پاس درود شریف پڑھا تو میں خود سنتا ہوں جس

نے دور سے پڑھا تو مجھے پہنچایا جاتا ہے" (تحریرات حدیث صفحہ 211)

8- شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ:

"علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے قول بدیع میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اپنی قبر شریف میں اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بدن اطہر کوزمین نہیں کھا سکتی اور اس پر اجماع ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات میں مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے اور علامہ سیوطی نے بھی اس موضوع پر مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے" (فضائل درود شریف صفحہ 32-33)

9- حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ:

اکابر دیوبند برزخ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی حیات کے قائل ہیں، علماء دیوبند اس کے اقراری ہیں کہ آج بھی امت کے ایمان کا تحفظ گنبد خضراء کے منبع ایمانی سے ہو رہا ہے۔ (ماہنامہ الرشید، دارالعلوم دیوبند نمبر 1975)

10- حضرت امام الاولیاء مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ:

"میرا عقیدہ وہی ہے جو حضرات اکابر علماء دیوبند کا ہے کہ انبیاء (علیہم الصلوٰۃ والسلام) اپنی قبروں میں اسی جسد عنصری سے زندہ ہیں جو اس دنیا میں تھا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ابدان دنیاوی کے ساتھ اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہونا اہلسنت والجماعت کا اجماعی اور متفقہ عقیدہ ہے" (خدام الدین دسمبر 1960)

11- شیخ العرب والعجم حضرت مولانا محمد عبداللہ درخوasti رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت مولانا درخوasti رحمۃ اللہ علیہ نے 1362ھ میں فریضہ حج ادا کرنے کے بعد روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اشعار کہے وہ یہ ہیں۔

هو حی فی قبرہ کحیۃ الانبیاء و حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء

حیاتہم اعلیٰ و اکمل من الشهداء و شانہم ارفع فی الارض و السماء

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں جیسا کہ دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں اور زمین پر حرام ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھائے۔ انبیاء علیہم السلام کی حیات شہداء کی حیات سے اعلیٰ اور اکمل ہے۔ اور انبیاء علیہم السلام کی شان زمین اور آسمان میں بہت اونچی ہے۔

12- شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ:

"میرا اور میرے اکابر کا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضہ مطہرہ میں حیات جسمانی کے ساتھ حیات ہیں یہ حیات برزخی ہے مگر حیات دنیوی سے بھی قوی تر ہے۔ جو حضرات اس مسئلہ کے منکر ہیں میں ان کو اہل حق نہیں سمجھتا۔ نہ وہ علماء دیوبند کے مسلک پر ہیں۔" (آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد اول صفحہ 91/90)

بندۂ ناچیزِ محبِ اللہ ﷺ کا شفقت والامشورہ

مماتی حضرات سے التماس ہے کہ ہر چیز میں انصاف ضروری ہے، خصوصاً انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں۔ جو آدمی اپنی گدھی پر کچھ پرچون کا سامان لا دکر گھروں کے دروازوں پر فروخت کرتا ہے اس کے پاس کچھ سامان تو ہوتا ہے لیکن ہر چیز نہیں۔ دوسری طرف بازار میں بڑی بڑی دکانوں پر ہر چیز مل جاتی ہے۔ گدھی پر لا دکر گھر گھر فروخت کرنے والے اور بڑی بڑی دکانوں کا تقابل نہیں ہو سکتا۔ مماتی حضرات نے تھوڑا سا علم سیکھا ہوا ہے اور یہ اس کے حقیقی معنی سے بھی واقف نہیں۔ ایسے بڑے بڑے حضرات جن کا اوپر ذکر آیا ہے علم کے دریا ہیں اور ان سے موازنہ نہیں ہو سکتا جیسے دیوبند کے حضرات کرام حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ، مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبداللہ درخوasti رحمۃ اللہ علیہ، مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ اب جو لوگ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے ہیں کیا وہ اللہ تعالیٰ کو جواب دے سکتے ہیں کہ ہم ان حضرات اور دوسرے بڑے حضرات سے علم اور تقویٰ میں بہتر تھے؟ منکرین حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی مماتی حضرات روز قیامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ سکتے ہیں کہ میں ان حضرات سے علم و عمل میں بہتر تھا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کو نہیں مانتا تھا؟ مماتی حضرات کو میں مشورہ دیتا ہوں کہ تم لوگ ایسی سنگین گستاخانہ بات سے سچی توبہ کر لو کیونکہ اگر کوئی آدمی زندہ شخص کو کہے کہ تم مردہ ہو، نہ چل سکتے ہو، نہ سن سکتے ہو، نہ اٹھ سکتے ہو، نہ بول سکتے ہو تو کیا وہ زندہ شخص اس آدمی سے ناراض نہ ہوگا کہ میں زندہ ہوں اور تم مجھے مردوں میں شمار کرتے ہو۔ جاؤ جب میں مردہ ہوں تو تمہارے ساتھ کوئی تعاون نہیں کروں گا۔

اسی طرح اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے ناراض ہو گئے کہ میں زندہ تھا آپ نے مجھے مردوں میں شمار کیا تو تمہارا کیا حشر ہوگا۔ زندہ کو مردہ کہنا بڑی بات ہے اور زندہ کو زندہ کہنا اکرام ہے، اسی وجہ سے اللہ جل جلالہ نے شہداء کو مردہ کہنا حرام فرمایا ہے۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت سے انکار کیا کہ جاؤ اللہ تعالیٰ نے مجھے حیات کا اکرام دیا تھا، تم نے ممات کی بے احترامی سے موصوف کیا تو آپ کا کیا حشر ہوگا؟ یہ سب بڑے بڑے علماء کرام، اولیاء عظام ہیں، ان پر اعتماد کرو اور اپنی تھوڑی سی معلومات پر اعتماد مت کرو۔ آپ نے اگر بات نہ مانی تو نہ میرا نقصان ہے نہ انبیاء کرام علیہم السلام کا، نقصان صرف اور صرف تمہارا اپنا ہوگا۔ مماتی حضرات کے پاس دین کی تمام باتیں چھوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نعوذ باللہ مردہ ہونے کی بات رہ گئی ہے اور لوگوں کو یہی سکھا رہے ہیں۔ کیا دوسری تمام دینی خدمات ختم ہو گئی ہیں؟ اللہ تعالیٰ ان کو سمجھ عطا فرمائیں۔ آمین

قرآن و سنت کی روشنی میں عقیدہ حیات النبی ﷺ

1۔ قرآن پاک میں شہداء کے بارہ میں حیات ثابت ہے اور تم بھی مانتے ہو تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات ضرور ثابت ہوتی ہے۔

2۔ حضرت سلمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عصا کو کیڑوں نے کھا لیا سختی کے باوجود لیکن انکے جسم کو نرمی کے باوجود بھی نہیں کھایا کیونکہ ان کے جسم اطہر میں حیات موجود تھی۔

3۔ سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں قرآن پاک میں خَرَّ آیا ہے سَقَطَ نہیں آیا۔ خَرَّ زندہ کے گر نے کو جبکہ سَقَطَ بے جان کے گر نے کو کہا جاتا ہے۔ اس سے حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثابت ہوتی ہے۔

4۔ قرآن پاک میں ہے کہ..... "اور یہ لوگ جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس آویں جو کہ ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو یوں کہہ دیجئے کہ تم پر سلامتی ہے تمہارے رب نے مہربانی فرمانا اپنے ذمہ مقرر کر لیا ہے" (سورۃ انعام آیت نمبر 54)۔ یہ حکم قیامت تک کے لئے عام ہے، ماقبل الموت وما بعد الموت۔

5۔ قرآن پاک میں ہے کہ "اور یہ لوگ جب اپنے حق میں ظلم کر بیٹھے تھے اگر تمہارے پاس آتے اور خدا سے بخشش مانگتے اور رسول (خدا) بھی اُن کے لئے بخشش طلب کرتے تو خدا کو معاف کرنے والا (اور) مہربان پاتے۔" (سورۃ النساء آیت 64)۔

"حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کے تین روز بعد ایک بدوی نے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر اس آیت کریمہ سے مغفرت طلب کی روضہ اطہر سے صداء آئی انه قد غفر لک" تفسیر قرطبی جلد 5 صفحہ 265-266

6۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "(حضرات) انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز ادا فرماتے ہیں" اس حدیث کو روایت کیا ہے مسند بزار اور ابویعلیٰ نے، مجمع زوائد جلد 8 صفحہ 211 مسند ابویعلیٰ جلد 6 حدیث 3425، فتح الباری جلد 6 صفحہ 487، الجامع صغیر صفحہ 124 بیہقی حیات الانبیاء صفحہ 3 وغیرہ وغیرہ۔

7۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر گزر ہوا تو وہ سرخ ٹیلے کے پاس اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ صحیح مسلم جلد 2 صفحہ 268 مسند احمد جلد 3 صفحہ 148 سنن نسائی جلد 1 صفحہ 242 وغیرہ وغیرہ

8۔ مشکوٰۃ شریف صفحہ 154 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنے اس کمرہ میں جس میں

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدفون ہیں بلا حجاب داخل ہو جاتی تھی اور سمجھتی تھی کہ ایک تو میرے شوہر ہیں اور دوسرے میرے والد صاحب پس جب ان کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تدفین ہوئی تو اللہ کی قسم میں اس حجرہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حیاء کی وجہ سے بغیر پردہ کبھی نہ جاتی تھی۔ علامہ طیبی شارح مشکوٰۃ لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں ایک امر کی دلیل ہے کہ میت کا احترام بھی اسی طرح کیا جائے کہ جس طرح زندگی میں کیا جاتا ہے۔ (شرح طیبی جلد 3 صفحہ 418)

9۔ حضرت سعید المسیب رحمۃ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ میں واقعہ حُسرہ کے دنوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف سے اذان اور اقامت کی آواز سنتا رہا۔ یہاں تک کہ لوگ واپس آ گئے۔ (خصائص کبریٰ جلد 2 صفحہ 281، الحاوی للفتاویٰ جلد 2 صفحہ 148 زرقانی جلد 5 صفحہ 332-333)

10۔ ہر مسئلہ میں صریح آیت ضروری نہیں۔ اگر مماتی حضرات اس مسئلہ میں صریح آیت طلب کریں تو پھر انھیں گدھے کا گوشت کھانا چاہیے کیونکہ اس کے نہ کھانے میں کوئی صریح آیت موجود نہیں ہے۔ اسی طرح بندر کا بھی یہی حکم ہوگا مماتی حضرات کیلئے۔

11۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جو بتایا کہ مَاتَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خیال تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہری موت بھی نہیں آئی ہے۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آرام کر رہے ہیں ابھی اٹھ جائیں گے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ظاہری موت تو آئی ہے آیت اَفَاٰنِ مَاتَ سے بھی یہی مراد ہے۔ حقیقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور شہداء سب زندہ ہیں۔ شہداء صریح آیت سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دلالة النص سے۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کے بارے میں صریح آیت ہوتی تو مماتی حضرات کافر سمجھے جاتے۔ لہذا اس فتنہ کو ضال مضل (خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنیوالا) بدعتی، اہلسنت والجماعت سے خارج مانا جائیگا اور اس فتنہ کا علماء دیوبند سے کوئی تعلق نہیں انکے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور گمراہ کرنے کے خطرہ سے بچوں کو ان سے تعلیم دلوانے سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔

الداعی الی الخیر بندہ ناچیز محبت اللہ عفی عنہ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو کچھ حضرت بکر صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا وہی صحیح ہے

میں نے اس سے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا وہی صحیح ہے

میرزا خان محمد علی صاحب
خط نفاذ سررجبیہ ۹ ستمبر ۱۳۸۵ھ

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ (صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ دکنی و سیدم علی عبادہ الذین اصطفیٰ

دوبد بھائی فتح ے سعلق جناب مولانا محب اللہ صاحب مدظلہ العالی نے جو رسالہ ترتیب دیا ہے اس میں حضرات علماء دیوبند کے موقف کو تفصیل کے ساتھ عمدہ طریقے سے پیش کیا ہے۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ے لیکر آج تک تمام علماء کما سنگ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رابطہ ہے علماء دیوبند بھی اسی کے قائل ہیں جو شخص حیات کی بجائے ماست کا عقیدہ رکھتا ہے اس کا علماء دیوبند ے کوئی تعلق نہیں۔

سید اللہ خان

۸، جادی الثانیہ ۱۳۳۱ھ

۲، جون ۲۰۱۰ء

جامعہ داروقیر کراچی

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہ (مہتمم جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

باسمہ تعالیٰ

میں حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب کی تحریر کی تصدیق اور تائید کرتا ہوں۔

عبد اللہ اسکندر

۲۰، ۶، ۲۰۱۰ء

۱۳، ۶، ۲۰۱۰ء

شیخ الحدیث مولانا صوفی محمد سرور صاحب مدظلہ (جامعہ اشرفیہ لاہور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انبیاء علیہم السلام کے دنیوی اہل ان کے ساتھ روح کا اتنا
زیادہ تعلق ہے کہ وہ درود شریف سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں جو
دور سے پڑھ رہے وہ ان کو پہنچایا جاتا ہے اور وہ قبروں میں نماز بھی
پڑھتے ہیں یہ علمائے دیوبند کا مسلک ہے اس کے خلاف گمراہی تھی
اور مصافحوں کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اور فعلتاً حب اللہ ہوا کہ
تحریر کی جائے (مویاں تحریر ہے)

محمد سرور عفی عنہ

25 JUL 2009

مدرس جامعہ اشرفیہ لاہور

حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ (جامعہ مدنیہ جدید لاہور)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امائد افاضے دو عالم فخر دو عالم سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس
کیساتھ محبت کے سلسلے میں جو خوش اور دلورہ پیدا کرنے والا عظیم
اور مبارک عقیدہ وہ عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے یعنی حضور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اوصیاء اطہر میں حیات ہیں اور اس انداز سے آرام فرما ہیں
قریب سے درود شریف پڑھا جائے آپ خود سنتے ہیں اور اگر دور
سے درود شریف پڑھا جائے فرشتوں کے ذریعہ نام لیا بارگاہ اقدس
میں پہنچایا جاتا ہے اس نیک عقیدہ کی برکت اور کشش ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے
حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانے ہر دے جہاں میں پڑھ رہے ہیں کہ کب مدینے منورہ
پہنچیں گے گنبد خضرا کی نورانی جالیوں کے سامنے کھڑے ہوں درود و سلام کا ہدیہ پیش
کریں اور اپنے قلب و جگر اور جسم کے ایک ایک کو ٹھنڈا کریں۔ اس نیک

مبارک عقیدہ / علمائے سلف خلف اور پورا امت کے مجاہدین اور دیوانوں کا اجماع ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نیک عقیدہ / علم سب کو قائم رکھے آمین
 حدیث شریف میں ہے ابرہہ مع اکابر کمالہ رحمۃ اللہ علیہ جب اللہ تعالیٰ نے ہرگز بزرگوں کے وجود میں رکھے اس لیے ہم ہمارے دین کی برکت بھی اپنے بزرگوں کے سایہ میں
 مع ان کے ساتھ عقیدہ اور عمل کے اندر موافقت میں ہے

اس دورِ مہرِ فتن میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے اکابر علمائے دیوبند سے دین میں
 کی انصاف و خدمت کا بہت بڑا کام پایا ہے ان سب کا بھی مبارک عقیدہ
 تھا ان کے ساتھ بڑے میں برکت بھی ہے حفاظت بھی ہے اور آخرت کی طہارت کی
 فوضیوں میں پھیلنے کی ضمانت بھی ہے اللہ تعالیٰ سب کو اپنے دین حق کی
 صحیح فہم نصیب فرمائے آمین

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بزرگ محترم و مکرّم
 مولانا صاحبِ عبد القدوس برکاتُہ العالیہ کے واسطے کو طابین صوفی کے
 ایصال الی الٰہی کا ذریعہ بنائے آمین
 محبت و دعا
 محمد حسن غنی

حضرت مولانا مفتی عبدالقدوس ترمذی صاحب مدظلہ (جامعہ حقانیہ ساہیوال)

رَبِّهِ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ

لَبَّوْهُمُ الْعُقُوۃَ لَعُوۡنَہٗ عَفُوۡنَہٗ مِنْہَا سَجَدَ اللّٰہُ رَاجِیۡنَہُ بِہٖ اَسْفُوۡنَہٗ عَمَّا فَرَّعَہُ دِیُوۡبِنَدَیۡہِ
 مَدَامَہُ بِیۡ سَبِّہٖ بِہٖ رَکِیۡہُ نَیۡدَہُ کَرَامَہٗ اَعْلَیۡہِ اَسْنَہٗ رَاجِیۡہُ اَسْفُوۡنَہٗ عَفُوۡنَہٗ
 تَمَامَ اَنْبِیَاۡہِ اَرَامَہُ عِیۡلَہُ الْعُقُوۃَ وَالسَّیۡدَہُ اَدَسُورَہُ دَعَاہُہِ اَسْمَہُ کَوَابِیۡہِ اِنِّیۡ جَوۡرَہُہُ
 بِیۡ اَعْبَادَہُ عَفُوۡنَہٗہٗ کَہٗ سَالِمَہٗ جِلَاتَہٗ اَدَسُورَہُ اَدَسُورَہُ اَدَسُورَہُ اَدَسُورَہُ اَدَسُورَہُ

حضرت اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سب انبیاء کریم علیہم الصلوٰۃ والسلام کے
کے بارے میں اکابر دلویند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ اور
ان کے ابدان مقدرہ بعینہا محفوظ ہیں اور جسد غصصی کے ساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات
حاصل ہے۔ اور حیات دنیوی کے مماثل ہے۔

صرف یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں۔ لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضہ اقدس میں جو درود پڑھا جائے بلا واسطہ سنتے ہیں۔ اور یہی جمہور محدثین۔ اور متکلمین اہل سنت والجماعۃ کا مسلک ہے۔ اکابر دلیوبند کے مختلف رسائل میں یہ تصریحات موجود ہیں۔ حضرت مولانا فتح قلم نانوتویؒ کی تو مستقل تصنیف حیات انبیا پر "آپ حیات" کے نام سے موجود ہے۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب جو حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے ارشد خلفاء میں سے ہیں ان کا رسالہ "المہند علی المفند" بھی اہل انصاف اور اہل بصیرت کے لیے کافی ہے۔ اب جو اس مسلک کے خلاف دعوے کرے اتنی بات یقینی ہے کہ ان کا اکابر دلیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔ واللہ یقول الحق وهو ھدی السبیل۔

- (۱) مولانا محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ (۲) مولانا عبدالحق عقیلی عفا اللہ عنہ مستم دارالعلوم
مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی ۵ حقانیہ اکوڑہ خشک
(۳) مولانا ظفر احمد عثمانی عفا اللہ عنہ (۴) مولانا محمد ادریس کان اللہ لہ
یتیم الخدیث دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈو الہیار صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور
(۵) مولانا مفتی محمد حسن مستم جامعہ اشرفیہ لاہور (۶) مولانا مول غلام غنی شہنشاہ جامعہ اشرفیہ لاہور
(۷) مولانا مفتی محمد حسن مستم جامعہ اشرفیہ لاہور (۸) مولانا مول غلام غنی شہنشاہ جامعہ اشرفیہ لاہور (۹) مولانا مفتی محمد شفیع عقیلی عفا اللہ عنہ مستم دارالعلوم کراچی
(۱۰) مولانا احمد علی عقیلی عفا اللہ عنہ امیر نظام العلماء و امیر خدام الدین لاہور (تلك عشرة كاملة)

(تسکین الصدور صفحہ 37 از حضرت مولانا محمد سر فر از خان صفدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس پمفلٹ کو خدمتِ دین کیلئے خود چھپوا کر مفت تقسیم کر سکتے ہیں